Love For All Hatred For None

احمدی نوجوانوں کیلئے

جون 2016ء

قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ دہلی گیٹ علمِ انعامی وصول کرتے ہوئے

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی) کے ہمراہ
اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ دہلی گیٹ لاہور

دوم مجلس خدام الاحمدیہ دارالفضل فیصل آباد

سوم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

دوم ضلع راولپنڈی

سوم ضلع گوجرانوالہ

دوم علاقہ فیصل آباد

سوم علاقہ حیدرآباد

جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات
					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔"

(المصلح الموعود)

احمدی نوجوانوں کے لیے

ماہنامہ

خالد

جون 2016ء

ہجرت 1395ہش

جلد 63 | شمارہ 6

مدیر: لقمان احمد شاد

اس شمارے میں

■ پبلشر: قمر احمد محمود
■ مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)
■ E-mail:editor@monthlykhalid.org
■ پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
■ مقام اشاعت: دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)
■ website:www.monthlykhalid.org

قیمت-/25 روپے.........سالانہ-/250 روپے

ارشاداتِ عالیہ

فرمان الٰہی

ترجمہ: ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہیے کہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لیے بہت اچھا ہے اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔“

(سورۃ البقرۃ:185،186)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان و من رأی کلہ واسعا)

عہدیداران کو نصائح

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا

''پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک خوبصورت معاشرے کے لیے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ (۔)(الحجرات:12) تم ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارو۔''

بعض عہدیدار اپنے جذبات پر بھی کنٹرول نہیں رکھتے

''اب یہ صرف طعن ہی تَلْمِزُوْا کا مطلب نہیں ہے۔ اس کے وسیع معنے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض عہدیدار اپنے جذبات پر بھی کنٹرول نہیں رکھتے۔ بعض دفعہ کام کے لیے آنے والوں کو یا اپنے ساتھیوں کو بھی ایسی باتیں سناتے ہیں جو اُن کو جذباتی ٹھیس پہنچانے والی ہیں اور پھر بعض دفعہ کمزور ایمان والے نہ صرف یہ کہ عہدیدار کے خلاف ہو جاتے ہیں بلکہ نظامِ جماعت سے بھی بد دل ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''تَلْمِزُوْا۔'' جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے مختلف معنی ہیں۔ مثلاً دھکے دینا، کسی کو مجبور کرنا، مارنا یا کسی پر الزام لگانا، غلط قسم کی تنقید کرنا، کسی کی کمزوریاں اور کمیاں تلاش کرنا، غلط قسم کی باتیں کسی کو کہنا یا کسی سے اس طرح بات کرنا جو اُسے بری لگے۔ پس اگر عہدیدار اِن باتوں کا خیال نہ رکھیں گے تو سوائے اس کے کہ جس شخص سے یہ سلوک کیا جا رہا ہو، اُس کے دل میں اُس عہدیدار اور نظامِ جماعت کے خلاف جذبات پیدا ہوں اور کیا ہو گا۔ اسی طرح ''تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَاب'' فرما کر اس طرف توجہ دلائی کہ بجائے اس کے کہ تم کسی کو ایسے ناموں سے پکارو جو اُسے پسند نہیں ہیں، ہر ایک سے

عزت واحترام سے پیش آؤ۔ پس یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے جو ایک عہدیدار میں ہونی چاہیے۔"

عہدیدار غصہ سے بچیں

"عہدیدار کی خاص طور پر ایک خوبی یہ بھی ہونی چاہیے کہ (ترجمہ: اور غصہ دبا جانے والے۔ ناقل) (آل عمران:135) غصہ پر قابو ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خاص حکم دیا ہے کہ بیشک بعض دفعہ بعض حالات میں غصہ کا اظہار ہو جاتا ہے لیکن غصہ کو دبانے والے ہوں۔ جہاں جماعتی مفاد ہوگا، وہاں بعض دفعہ اصلاح کی غرض سے غصہ دکھانا بھی پڑتا ہے۔ لیکن ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آنا اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی عزت کا خیال نہ رکھنا یہ ایک عہدیدار کے لیے کسی بھی صورت میں قابلِ قبول نہیں ہے، نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ ایک اچھے عہدیدار کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہیے کہ (ترجمہ: اور لوگوں سے نیک بات کہا کرو۔ ناقل) (سورۃ البقرۃ:84) کہ لوگوں سے نرمی سے، ملاطفت سے، بشاشت سے ملو۔ اگر عہدیداروں کے ایسے رویے ہوں تو بعض جگہوں سے عہدیداروں کے متعلق جو شکایات ہوتی ہیں وہ خود بخود ختم ہو جائیں۔"

جماعتی اموال کی حفاظت کرنے والے ہوں

"پھر عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہیے کہ جماعتی اموال کو خاص طور پر بہت احتیاط سے خرچ کریں۔ کسی بھی صورت میں اسراف نہیں ہونا چاہیے۔ اسی لیے خاص طور پر وہ شعبے جن پر اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اور اُن کے بجٹ بھی بڑے ہیں، اُنہیں صرف اپنے بجٹ ہی نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ کوشش ہو کہ کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ فرمایا: اگر بجٹ میں گنجائش بھی ہو تو جائزہ لے کر کم سے کم خرچ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور یہی امانت کے حق ادا کرنے کا صحیح طریق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مال کے آنے کی یا اُس کی فراوانی کی کوئی فکر نہیں تھی، صحیح خرچ کرنے والوں کی فکر تھی۔ پس امراء اور متعلقہ عہدیداران اس بات کا خاص خیال رکھیں۔"

رمضان ایک مبارک مہینہ

قارئین کرام!

مومنین کے لیے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کا ایک بہترین ذریعہ رمضان المبارک ہے۔ جس میں ایک مومن اللہ تعالیٰ کی خاطر تقویٰ پر چلتے ہوئے نیکیاں بجالانے کی کوشش کرتا ہے۔ گویا رمضان کا مہینہ دراصل دنیا و آخرت کی آفات سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قلعہ ہے۔ پس اس مبارک مہینے میں اختیار کی گئی نیکیوں کو رمضان کے بعد آنے والے رمضان تک قائم رکھنا بھی ایک مومن کا کام ہے یہی اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول اور رمضان المبارک کا حقیقی مقصد ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اور اس کوشش سے اس رمضان میں گزرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہمارا تقویٰ عارضی نہ ہو۔ ہمارے روزے صرف سطحی نہ ہوں۔ بھوکے پیاسے رہنے کے لیے نہ ہوں رمضان کی روح کو سمجھے بغیر صرف ایک دوسرے کو رمضان مبارک کہہ کر پھر رمضان کی روح کو بھول جانے والا ہمارا رمضان نہ ہو بلکہ تقویٰ کا حصول ہمارے سامنے سحری اور ہر افطاری کے وقت ہو۔ دن بھر کا ذکر الٰہی اور رات کے نوافل ہمیں تقویٰ کی راہیں دکھانے والے ہوں''

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی تقویٰ پر چلتے ہوئے رمضان المبارک سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(اکرام ضیف کے چند ایمان افروز واقعات)

(مکرم راشد محمود منہاس صاحب۔ شیخوپورہ)

دین حق کی تعلیم میں مہمان نوازی کو ایک بنیادی وصف اور اعلیٰ اخلاق کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکرام ضیف کی نا صرف خاص تلقین فرمائی ہے بلکہ اس کو ایمان اور اخلاق حسنہ کا ایک بنیادی جزو قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مہمان نوازی کے خلق کو اگر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پوری تصویر تھے۔

مہمان نوازی کی ایک دلچسپ داستان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ صرف خود اس وصف سے متصف تھے بلکہ اپنی جماعت کو نہایت مشفقانہ رنگ میں اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر کرتے ہیں کہ

"ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لیے حضرت (اماں جان) حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پُر ہے۔ اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا۔ اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کے اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی ہے۔ اس واسطے میں نے اس سارے قصہ کو سنا۔

فرمایا! دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اس درخت کے اوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا

مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں۔ ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں تا کہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔ اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں کو، تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں۔ ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے۔ چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔"

لنگر خانہ کے مہتمم کو خاص تاکید

آپؑ اپنے خدام کو بھی اس وصف کے پیدا کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو اس لیے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دستکش نہ ہونا چاہئے کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلاء کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لیے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لیے قائم مقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔

ہمارا کیا ہے رات گزر جائے گی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مہمانوں کے آرام کا کس قدر خیال تھا اور آپ مہمانوں کے آرام کے لیے کس حد تک جاتے تھے اس کا اظہار اس واقعہ سے

بھی ہوتا ہے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی بیان کرتے ہیں کہ

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ میں عشاء کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) تھے پاس لیٹے تھے اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لیے بھیج دیا۔ میں نے عرض کی کہ آپؑ کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے فرمانے لگے مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے اور ہمارا کیا ہے رات گزر جائے گی۔ نیچے آکر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔ وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں۔ پھر میں مفتی فضل الرحمٰن صاحب یا کسی اور سے ٹھیک یاد نہیں رہا لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کسی اور کو دے دو مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آتی اور میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو پھر میں لے آیا۔"

مہمانوں کا اکرام اور ان کی دلداری

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی روایت کرتے ہیں کہ

"ایک دفعہ منی پور آسام کے دور دراز علاقہ سے دو (غیر احمدی) مہمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام سن کر آپ سے ملنے کے لیے قادیان آئے اور مہمان خانہ کے پاس پہنچ کر لنگر خانہ کے خادموں کو اپنا سامان اتارنے اور چارپائی بچھانے کو کہا۔ لیکن ان خدام کو اس طرف فوری توجہ نہ ہوئی اور وہ ان مہمانوں کو یہ کہہ کر دوسری طرف چلے گئے کہ آپ یکہ سے سامان اتاریں چارپائی بھی آجائے گی۔ اُن تھکے ماندے مہمانوں کو یہ جواب ناگزیر گزرا اور وہ رنجیدہ ہو کر اسی وقت بٹالہ کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔ مگر جب حضرت صاحب کو اس واقعہ کی اطلاع

ہوئی آپ نہایت جلدی ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا ان کے پیچھے بٹالہ کے رستہ پر تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے چل پڑے۔ چند خدام بھی ساتھ ہو لیے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں بھی ساتھ ہو لیا۔ حضرت صاحب اس وقت اتنی تیزی کے ساتھ ان کے پیچھے گئے کہ قادیان سے اڑھائی میل پر نہر کے پل کے پاس انہیں جالیا اور بڑی محبت اور معذرت کے ساتھ اصرار کیا کہ واپس چلیں اور فرمایا آپ کے واپس چلے جانے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ آپ یکہ پر سوار ہو جائیں میں آپ کے ساتھ پیدل چلوں گا۔ مگر وہ احترام اور شرمندگی کی وجہ سے سوار نہ ہوئے اور آپ انہیں اپنے ساتھ لے کر قادیان واپس آ گئے اور مہمان خانہ میں پہنچ کر ان کا سامان اتارنے کے لیے آپ نے اپنا ہاتھ یکہ کی طرف بڑھایا مگر خدام نے آگے بڑھ کر سامان اتار لیا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ان کے پاس بیٹھ کر محبت اور دلداری کی گفتگو فرماتے رہے اور کھانا وغیرہ کے متعلق بھی پوچھا کہ آپ کیا کھانا پسند کرتے ہیں اور کسی خاص کھانا کھانے کی عادت تو نہیں؟ اور بڑی شفقت کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔

دوسرے دن جب یہ مہمان واپس روانہ ہونے لگے تو حضرت صاحب نے دودھ کے دو گلاس منگوا کر ان کے سامنے بڑی محبت سے پیش کئے اور پھر دو اڑھائی میل پیدل چل کر بٹالہ کے رستے والی نہر تک چھوڑنے کے لیے ان کے ساتھ گئے اور اپنے سامنے یکہ پر سوار کرا کے واپس تشریف لائے۔

مہمانوں کے آرام کی فکر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب آپ کی صفت مہمان نوازی کے بارے میں فرماتے ہیں:

یہ صفت (مہمان نوازی) آپ میں اتنی نمایاں تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ ہر وقت مہمانوں کی آمد کے لیے چشم براہ رہتے ہیں اور جب بھی کوئی مہمان آتا تھا خواہ غریب ہو یا امیر آپ کے دل کی کلی شگفتہ ہو کر پھول کی طرح کھل جاتی تھی اور آپ اس کے آنے پر ہر رنگ میں دلی خوشی کا اظہار کرتے اور ہر ممکن طریق سے آنے والے مہمان کو آرام پہنچانے کی فکر میں لگ جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گلدستہ

حصولِ فضل کی راہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے حاصل کرنے کے دو راہ ہیں۔ایک تو زُہد نفس کشی اور مجاہدات کے ہے اور دوسرا قضاء وقدر کا۔لیکن مجاہدات سے اس راہ کا طے کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ اس میں انسان کو اپنے ہاتھ سے اپنے بدن کو مجروح اور خستہ کرنا پڑتا ہے۔عام طبائع بہت کم اس پر قادر ہوتی ہیں کہ وہ دیدہ ودانستہ تکلیف جھیلیں۔لیکن قضاء وقدر کی طرف سے جو واقعات اور حادثات انسان پر آ کر پڑتے ہیں وہ ناگہانی ہوتے ہیں اور جب آ پڑتے ہیں تو قہرِ درویش برجانِ درویش (یعنی۔غریب کا غصہ اپنے ہی اوپر چلتا ہے۔ناقل) ان کو برداشت کرنا ہی پڑتا ہے جو کہ اس کے تزکیۂ نفس کا باعث ہو جاتا ہے جیسے شہداء کو دیکھو کہ جنگ کے بیچ میں لڑتے لڑتے جب مارے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے نزدیک کس قدر اجر کے مستحق ہوتے ہیں۔یہ درجاتِ قرب بھی ان کو قضاء وقدر سے ہی ملتے ہیں ورنہ اگر تنہائی میں اُن کو اپنی گردنیں کاٹنی پڑیں تو شاید بہت تھوڑے ایسے نکلیں جو شہید ہوں۔اسی لیے اللہ تعالیٰ غرباء کو بشارت دیتا ہے۔(۔)(ترجمہ:''اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے۔اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ان لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔'' ناقل)(البقرۃ:157،156)اس کا یہی مطلب ہے کہ قضاء وقدر کی طرف سے ان کو ہر ایک قسم کے نقصان پہنچتے ہیں اور پھر وہ صبر کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی عنائتیں اور رحمتیں ان کے شاملِ حال ہوتی ہیں، کیونکہ تلخ زندگی کا حصہ ان کو بہت ملتا ہے،لیکن امراء کو یہ کہاں نصیب۔امیروں کا تو یہ حال ہے کہ پنکھا چل رہا ہے۔آرام سے بیٹھے ہیں۔خدمتگار چائے لایا ہے۔اگر اس میں ذرا سا قصور بھی ہے۔خواہ میٹھا ہی کم یا زیادہ ہے تو غصہ سے بھر جاتے ہیں۔خدمتگار پر ناراض ہوتے ہیں۔بہت

غصہ ہو تو مارنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مقام شکر کا ہے، کہ اُن کو ہل جوتنا نہیں پڑا۔ کاشتکاری کے مصائب برداشت نہیں کیے۔ چولہے کے آگے بیٹھ کر آگ کے سامنے تپش کی شدت برداشت نہیں کی اور پکی پکائی شئے محض خدا کے فضل سے سامنے آ گئی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ خدا کے احسانوں کو یاد کر کے رطب اللّسان ہوتے۔ لیکن اس کے سارے احسانوں کو بھول کر ایک ذرا سی بات پر سارا کیا کرایا رائیگاں کر دیتے ہیں، حالانکہ جیسے وہ خدمتگار انسان ہے اور اس سے غلطی اور بھول ہو سکتی ہے ویسے ہی وہ (امیر) بھی تو انسان ہے۔ اگر اس خدمتگار کی جگہ خود یہ کام کرتا ہوتا تو کیا یہ غلطی نہ کرتا؟ پھر اگر ماتحت آگے سے جواب دے تو اس کی اور شامت آتی ہے اور آقا کے دل میں رہ رہ کر جوش اُٹھتا ہے کہ یہ ہمارے سامنے کیوں بولتا ہے اور اسی لیے وہ خدمتگار کی ذلت کے درپے ہوتا ہے، حالانکہ اس کا حق ہے کہ وہ اپنی غلطی کی تلافی کے لیے زبان کشائی کرے۔ اس پر مجھے ایک بات یاد آئی ہے کہ سلطان محمود کی (یا ہارون الرشید کی) ایک کنیز تھی۔ اُس نے ایک دن بادشاہ کا بستر جو کیا تو اُسے گدگدا اور ملائم اور پھولوں کی خوشبو سے بسا ہوا پا کر اس کے دل میں آیا کہ میں بھی لیٹ کر دیکھوں تو سہی اس میں کیا آرام حاصل ہوتا ہے۔ وہ لیٹی تو اسے نیند آ گئی۔ جب بادشاہ آیا تو اسے سوتا پا کر ناراض ہوا اور تازیانہ (یعنی۔ کوڑا۔ ناقل) کی سزا دی۔ وہ کنیز روتی بھی جاتی اور ہنستی بھی جاتی۔ بادشاہ نے وجہ پوچھی تو اُس نے کہا کہ روتی تو اس لیے ہوں کہ ضربوں سے درد ہوتی ہے اور ہنستی اس لیے ہوں کہ میں چند لمحہ اس پر سوئی تو مجھے یہ سزا ملی اور جو اس پر ہمیشہ سوتے ہیں ان کو خدا معلوم کس قدر عذاب بھگتنا پڑے گا۔"

گوگل کا جانوروں کی آواز والا سرچ انجن

گوگل نے ایک نیا سرچ آپشن متعارف کروایا ہے جس کے ذریعے صارفین 19 جانوروں کی آوازیں سن سکیں گے۔

سرچ انجن میں (Animal Sounds) "اینیمل ساؤنڈز" یعنی جانوروں کی آوازیں ٹائپ کرنے سے تقریباً 19 جانوروں کی آوازوں کے آڈیو کلپس سامنے آ جائیں گے۔ ان آڈیو کلپس میں ہاتھی، گھوڑے اور بلی کی آوازیں شامل ہیں۔ یہ آوازیں

اینڈرائڈ موبائل، آئی او ایس اور ویب سائٹس پر بھی موجود ہیں۔ گوگل آپ کو یہ بھی سکھاتا ہے کہ کچھوے، اور زیبرے کی آوازیں کیسے نکالی جاسکتی ہیں۔ ان کلپس میں ببر شیر، سؤر، ہرن، اُلّو، مرغے، بھیڑ، شیر، اور کوہانی وہیل کی آوازیں بھی شامل ہیں۔

گوگل کی نمائندہ کمپنی ایلفابیٹ کے ماتحت کام کرنے والی دیگر کمپنیاں بھی بچوں کی مصنوعات کی مارکیٹ کو متوجہ کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔

ابن انشاء

معروف شاعر اور مزاح نگار ابن انشاء کا اصل نام شیر محمد خان تھا اور تخلص انشاء تھا۔ آپ 15 جون 1927ء کو جالندھر کے ایک نواحی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ 1946ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور 1953ء میں کراچی یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ 1962ء میں نیشنل بک کونسل کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ ٹوکیو بک ڈیویلپمنٹ پروگرام کے وائس چیئرمین اور ایشین کو پبلی کیشن پروگرام ٹوکیو کی مرکزی مجلس ادارت کے رکن تھے۔ روزنامہ جنگ کراچی، اور روزنامہ امروز لاہور کے ہفت روزہ ایڈیشنوں اور ہفت روزہ اخبار جہاں میں کالم لکھتے تھے۔ شاعری میں ''اس بستی کے اک کوچے میں، چاند نگر، دلِ وحشی، بلو کا بستہ'' (بچوں کے لیے نظمیں) کے نام سے کتابیں لکھیں۔ اسی طرح ابن انشاء نے یونیسکو کے مشیر کی حیثیت سے متعدد یورپی و ایشیائی ممالک کے دورے بھی کیے۔ جن کا احوال اپنے سفرناموں میں اپنے مخصوص طنزیہ و فکاہیہ انداز میں تحریر کیا۔ اُن کے سفرناموں میں آوارہ گرد کی ڈائری، دنیا گول ہے، ابن بطوطہ کے تعاقب میں، چلتے ہو تو چین کو چلیے، نگری نگری پھرا مسافر شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے متعدد مضامین بھی لکھے جو، آپ سے کیا پردہ، خمار گندم، اردو کی آخری کتاب کے نام سے شائع ہوئے۔ ابن انشاء کے مکتوبات پر مشتمل مجموعہ، خط انشاء جی کے بھی شائع شدہ ہے۔ ابن انشاء کا انتقال 11 جنوری 1978ء کو لندن میں ہوا۔

کاشغر (Kashgar)

شمال مغربی چین میں واقع ایک معروف تاریخی شہر ہے جو صوبہ سنکیانگ کا دارالحکومت بھی ہے۔ جغرافیہ کے اعتبار سے یہ شہر کرغیزستان اور

تاجکستان کی سرحدوں کے قریب کوہ پامیر کے دامن میں واقع ہے۔ یہ شہر ترکستان، افغانستان، ہندوستان اور پاکستان کو چین کے ساتھ ملانے والے زمینی راستے کا فطری مرکز ہے۔ اسی طرح کاشغر بذریعہ شاہراہ قراقرم اور درہ خنجراب براہ راست اسلام آباد سے منسلک ہے۔ روایتی صنعتوں میں ریشم کے ٹیکسٹائلز، نمدے، چمڑے کی مصنوعات اور زیور شامل ہیں جو صدیوں سے تیار کی جارہی ہیں۔ اسی طرح صدیوں سے تاجروں کے کاروانوں کے لیے روایتی ہاتھوں سے کپاس اور ریشم کے پارچہ جات تیار کیے جاتے ہیں۔ اس شہر میں اکثریت مسلمانوں کی ہے جن کا تعلق اوئی غور سے ہے۔ ہان عہد حکومت میں کاشغر چینی سلطنت کا حصہ تھا۔ پھر تانگ سلطنت نے اسے اپنے اندر شامل کیا۔ بعدازاں اس شہر پر ترک، اوئی غور، منگول اور دیگر وسطی ایشیائی سلطنتیں حکومت کرتی رہیں۔ 1760ء میں چین کا کنٹرول رہا۔ 1865ء سے 1877ء تک یعقوب بیگ کی قائم کردہ خودمختار ریاست کا دارالحکومت بھی رہا۔ اس شہر کی آبادی تقریباً ساڑھے تین لاکھ ہے۔ قابل دید اہم مقامات میں عیدگاہ مسجد جو چین کی سب سے بڑی مسجد بھی ہے اور ماؤزے تنگ کا مجسمہ شامل ہیں۔

غزل

یاد اس کی صحنِ دل میں جب بکھرتی ہے
شاعری الہام کی صورت اترتی ہے
اس کی ہے تصویر کا اعجاز کمرے میں
بھینی بھینی ایک خوشبو پاؤں دھرتی ہے
لاکھ میں مضمون باندھوں کچھ نہیں ہوتا
اس پہ لکھوں تو غزل میری سنورتی ہے
ایک جُگ بیتا مگر پہلی نظر تیری
آج بھی خوابوں میں آ کے رنگ بھرتی ہے
اے صبا! کہہ دینا اس سے یہ کہ ہر دم اب
دل کی ہر دھڑکن اسی کو یاد کرتی ہے

(انور ندیم علوی)

لطیفہ

ایک شخص میوزیم گیا۔ وہاں چیزیں دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے ایک کپ ٹوٹ گیا۔

آفیسر نے اسے کہا: تم نے پانچ ہزار سال پرانا کپ توڑ دیا ہے۔

آدمی: شکر ہے نیا نہیں ٹوٹا۔

نتیجہ مقابلہ بین المجالس، اضلاع وعلاقہ خدام 15-2014ء

(مرسلہ: مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 15-2014ء کے نتیجہ بین المجالس، اضلاع وعلاقہ کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے آمین"

نتیجہ مقابلہ بین المجالس خلافت جوبلی علم انعامی خدام

پوزیشن	مجلس	ضلع
اوّل	مجلس خدام الاحمدیہ دہلی گیٹ (علم انعامی کی حقدار قرار پائی)	لاہور
دوم	مجلس خدام الاحمدیہ دارالفضل	فیصل آباد
سوم	مجلس خدام الاحمدیہ مقامی	ربوہ
چہارم	مجلس خدام الاحمدیہ گلشن عمیر	کراچی
پنجم	مجلس خدام الاحمدیہ 275 رب کرتارپور	فیصل آباد
ششم	مجلس خدام الاحمدیہ ڈیفنس نور	لاہور
ہفتم	مجلس خدام الاحمدیہ چکلالہ	راولپنڈی
ہشتم	مجلس خدام الاحمدیہ صدیق	اسلام آباد
نہم	مجلس خدام الاحمدیہ 121 ج ب گوکھووال	فیصل آباد
دہم	مجلس خدام الاحمدیہ گلستان جوہر جنوبی	کراچی

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع خدام

ضلع	پوزیشن
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور	اول
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی	دوم
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ	سوم
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ	چہارم
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد	پنجم
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی	ششم
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کوئٹہ	ہفتم
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع منڈی بہاؤالدین	ہشتم
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ	نہم
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میرپور A.K	دہم

نتیجہ مقابلہ بین العلاقہ خدام

علاقہ	پوزیشن
مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور	اول
مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ فیصل آباد	دوم
مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ حیدرآباد	سوم

تجویز نمبر 2 شوریٰ

موجودہ دور میں جدید ایجادات کا مفید استعمال

(مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ۔ ربوہ)

تجویز نمبر 2 از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

''موجودہ دور میں جدید ایجادات کے مفید استعمال کے بارہ میں آگاہی کی ضرورت ہے۔ سوشل میڈیا ہر گزرتے دن کے ساتھ ہماری زندگی میں اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے جہاں معلومات اور روابط کے لیے کروڑوں افراد آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ جدید ایجادات اور خصوصاً سوشل میڈیا کے مفید اور مثبت استعمال کے بارہ میں مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ تا کہ اس کے منفی اثرات جیسے بے پردگی، افواہ سازی، وقت کا ضیاع، گپ بازی، جھوٹ اور دھوکہ دہی وغیرہ کے بداثرات سے احمدی معاشرہ محفوظ رہے۔''

فیصلہ جات بابت تجویز نمبر 2

1۔ موجودہ حالات میں (......) سوشل میڈیا کا مثبت استعمال کیا جائے۔ جیسے امسال کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی (۔) کا مطالعہ کرنا ہے۔ اس کتاب کے روزانہ مقررہ صفحات کو ای میل، واٹس ایپ، وائبر، اور دیگر ذرائع کے ذریعہ افراد جماعت کو بھجوایا جائے۔ علاوہ ازیں اسی کتاب کی آڈیو فائلز اور مشکل الفاظ کے معانی بھی ساتھ ساتھ بھجوائے جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آج خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کو نشر کرنے کے اور (دین حق) کے مخالفین کے جواب دینے کے پہلے سے بڑھ کر ذرائع مہیا فرما دیئے ہیں جو تیز تر ہیں۔ کتابیں پہنچنے میں وقت لگتا تھا اب تو یہاں پیغام نشر ہوا اور وہاں پہنچ گیا۔ یہاں کتاب پرنٹ ہوئی اور دوسرے end سے نکال لی گئی۔ آج (......) اور دوسرا (دینی) لٹریچر انٹرنیٹ کے ذریعہ، ٹی وی کے ذریعہ نشر ہونے کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ جو تیزی میڈیا میں آج کل ہے آج سے چند دہائیاں پہلے ان کا تصور بھی نہیں تھا۔ پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں کہ (دینِ حق) کی (۔)

اور دفاع میں ان کو کام میں لاؤ...... ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے، ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں، ان کو کام میں لائیں اور اگر اُس گروہ کا اہم حصہ بن جائیں جو مسیح (۔) کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے تو ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں، ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔''

2: قرآن کریم، احادیث، ارشادات حضورؑ اور خلفاء بھی روزانہ افراد جماعت کو بھجوائے جائیں۔

3: تمام جماعتی ویب سائیٹس Websites کا اور جماعتی دیگر مفید ایپس (Apps) کا تفصیلی تعارف بھی میڈیا میں عام کیا جائے پرنٹ بھی کروایا جائے تا کہ افراد جماعت زیادہ سے زیادہ اس سے استفادہ کر سکیں اسی طرح جماعتی آفیشل اکاؤنٹ (Official Accounts) کا بھی لوگوں کو بتایا جائے۔ جماعتی اکاؤنٹس درج ذیل ہیں۔ افراد جماعت ان کو فالو (Follow) کریں۔

Ahmadiyyat(۔) (اَیٹ دی ریٹ آف احمدیت)

(۔)(اَیٹ دی ریٹ آف (۔))

PressSectionSAA (اَیٹ دی ریٹ آف پریس سیکشن ایس اے اے)

SaleemudDinAA (اَیٹ دی ریٹ آف سلیم الدین اے اے)

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

آج کل انٹرنیٹ اور ای میل...... کے بارے میں ...... غور کریں کہ کس طرح استعمال کرنا ہے، کس طرح زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے غلط استعمال جو ہو رہے ہیں تو اس کا صحیح استعمال کیوں نہ کیا جائے۔''

4: آج کل فیس بک (Facebook) کے استعمال سے بچنا چاہیے کیونکہ اس میں وقت کا ضیاع ہے اور بے پردگی عام ہوتی جا رہی ہے۔ ایک احمدی کو ہمیشہ حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات کو سامنے رکھنا چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

''میں نے تو جماعت کو کچھ عرصہ ہوا اس بارہ میں تنبیہ کی تھی کہ اس فیس بک سے بچیں۔ کیونکہ اس میں قباحتیں زیادہ ہیں اور فائدے کم ہیں۔ بلکہ انفرادی طور پر بھی میں لوگوں کو کہتا رہتا ہوں کہ یہ جو فیس بک

ہے اس سے غلط قسم کی بعض باتیں نکلتی ہیں اور پھر اس شخص کے لیے بھی پریشانی کا موجب بن جاتی ہیں۔ خاص طور پر لڑکیوں کو تو بہت احتیاط کرنی چاہیے۔“

اس بارہ میں بھی حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات کو عام کیا جائے۔ سوشل میڈیا پر ایک تحقیق کے مطابق ایشیا میں فیس بک استعمال کرنے والے 90 فیصد لوگ فیک (Fake) ہیں یہ بھی جھوٹ اور دھوکہ ہے اس سے خود بھی بچیں۔ نامحرم اور انجان افراد سے رابطہ نہ کیا جائے اور نہ ہی اپنی ذاتی معلومات ان کو دی جائیں جس سے بعد میں آپ کے لیے پریشانی اور پشیمانی پیدا ہو۔ اسی طرح سوشل میڈیا کے کسی بھی پلیٹ فارم پر اپنی ذاتی معلومات نہ دیں اور نہ ہی اپنی ذاتی باتیں سر عام کی جائیں یہ بھی حفاظتی نقطہ نگاہ سے خطرناک ہے۔ سوشل میڈیا کے غلط استعمال کے نقصانات کے حوالہ سے نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ایک فولڈر بھی شائع کرے۔ جسے لوگوں تک پہنچایا بھی جائے۔

5: سوشل میڈیا کے کسی بھی پلیٹ فارم پر پروفائل پکچر (Profile Picture) میں کسی بھی خاتون کی تصویر نہ لگائی جائے اور اسی طرح خواتین اور فیملی کی تصاویر کو میڈیا پر شیئر (share) نہ کیا جائے۔ اسی طرح کسی دوسرے شخص کی اور خلفاء اور جماعتی بزرگان کی تصاویر کو بھی اپنی پروفائل تصویر (Profile Picture) پر نہ لگایا جایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مکتوب میں فرمایا:

ایسے افراد جنہوں نے اپنی Profile Picture کی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفائے احمدیت کی تصاویر لگائی ہوئی ہیں وہ فوری طور پر اسے تبدیل کریں اس کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ مثلاً بعض دفعہ کم علمی کی وجہ سے کوئی خاتون اپنی تصویر کو واٹس ایپ (Whatsapp) پر لگا دیتی ہے یا پھر انجانے میں بعض دفعہ فیملی تصاویر گروپس میں شیئر ہو جاتی ہیں۔ اس میں بھی مکمل احتیاط کی جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

اب تصویریں دکھانا تو انتہائی بے پردگی کی بات ہے۔ اور پھر بعض جگہوں پہ رشتے بھی ہوئے ہیں۔ جیسے میں نے کہا کہ بڑے بھیانک نتیجے سامنے آئے ہیں اور ان میں سے اکثر رشتے پھر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ناکام بھی ہو جاتے ہیں۔

6: سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر چیٹنگ

(Chatting) کرنا غلط ہے اس سے بھی بعض قباحتیں پیدا ہو جاتی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

فیس بک (Facebook) ہے یا ٹوئٹر (Twitter) ہے یا چیٹنگ (Chatting) وغیرہ ہیں۔ کمپیوٹر وغیرہ پر مجالس لگی ہوتی ہیں اور ایسی بیہودہ اور ننگی باتیں بعض دفعہ ہو رہی ہوتی ہیں، جب ایک دوسرے فریق کی لڑائی ہوتی ہے تو پھر بعض نوجوان وہ باتیں مجھے بھی بھیج دیتے ہیں کہ کیا کیا باتیں ہو رہی تھیں۔ پہلے خود ہی اُس میں شامل بھی ہوتے ہیں۔ ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ کوئی شریف آدمی اُن کو دیکھ اور سُن نہیں سکتا۔ بڑے بڑے اچھے خاندانوں کے لڑکے اور لڑکیاں اس میں شامل ہوتے ہیں اور اپنا ننگ ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ایک احمدی کے لیے ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔

7: بلا ضرورت گروپس میں شمولیت نہ کی جائے۔ پھر ان گروپس میں چیٹنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے بعض دفعہ دوسروں کا مذاق اڑایا جاتا اور الزام تراشیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

''آجکل چیٹنگ (Chatting) جسے کہتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ چیٹنگ مجلسوں کی شکل اختیار کر جاتی ہے اس میں بھی پھر لوگوں پہ الزام تراشیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں، لوگوں کا مذاق بھی اڑایا جا رہا ہوتا ہے تو یہ بھی ایک وسیع پیمانے پر مجلس کی ایک شکل بن چکی ہے اس لیے اس سے بھی بچنا چاہیئے۔''

اگر اطلاع دینا یا خبر پہنچانا مقصود ہو تو گروپس کی بجائے براڈ کاسٹ (Broadcast list) کو ترجیح دی جائے اس سے ایک دوسرے کے فون نمبر شیئر (share) نہیں ہونگے۔

8۔ سوشل میڈیا پر گروپس میں مردوں کے ساتھ خواتین شامل نہ ہوں یہ بھی مکس گیدرنگ (Mix Gathering) ہے اور بے پردگی کے زمرہ میں آتا ہے اور پھر اس سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

آج کل کی دنیاوی ایجادات جیسا کہ... ٹی وی ہے، انٹرنیٹ وغیرہ ہے اس نے حیا کے معیار کی تاریخ ہی بدل دی ہے...... پس ایک احمدی کے حیا کا یہ معیار نہیں ہونا چاہیئے جو ٹی وی اور انٹرنیٹ پر کوئی دیکھتا ہے۔ یہ حیا نہیں ہے بلکہ ہوا و ہوس میں

گرفتاری ہے۔ بے حجابیوں اور بے پردگی نے بعض بظاہر شریف احمدی گھرانوں میں بھی حیا کے جو معیار ہیں الٹا کر رکھ دیئے ہیں۔ زمانہ کی ترقی کے نام پر بعض...... حرکتیں ایسی ہیں جب دوسروں کے سامنے کی جاتی ہیں تو وہ نہ صرف ناجائز ہوتی ہیں بلکہ گناہ بن جاتی ہیں۔ اگر احمدی گھرانوں نے اپنے گھروں کو ان بیہودگیوں سے پاک نہ رکھا تو پھر اُس عہد کا بھی پاس نہ کیا اور اپنا ایمان بھی ضائع کیا جس عہد کی تجدید انہوں نے اس زمانہ میں زمانے کے امام کے ہاتھ پہ کی ہے۔ اس میں آج کل سوشل میڈیا کے حوالہ سے بے پردگی بھی عام ہوتی جارہی ہے اس بارہ میں خلفاء کے ارشادات بابت ''سوشل میڈیا اور بڑھتی ہوئی بے پردگی'' عام کئے جائیں۔

9: سوشل میڈیا وقت کے ضیاع کا ایک بڑا سبب بھی بن رہا ہے اور ہم تو اس مسیح کے ماننے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِی لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ

یعنی تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انٹرنیٹ پر بیٹھے ہیں تو بیٹھے چلے جائیں گے۔ نیند آرہی ہے تب بھی وہ بیٹھے دیکھتے رہیں گے۔ نہ بچوں کی پرواہ، نہ بیوی کی پرواہ تو ایسے لوگ بھی ہیں۔

اس لیے ہم کو چاہیے کہ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کا مفید استعمال کریں۔

10: سوشل میڈیا پر ہر پیغام کو بلا وجہ شیئر نہ کیا جائے۔ کوئی بھی پیغام موصول ہو تو اس کی پہلے (۔) کنفرمیشن کر لی جائے کہ وہ صداقت پر مبنی ہے۔ ورنہ خواہ مخواہ افواہ سازی کا محرک نہ بنا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

کسی شخص کے گناہگار ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب التشدید فی الکذب)

11: کسی بھی ایپ (App) کو انسٹال (instal) کرنے سے پہلے اس کے بارہ میں پورا علم حاصل کر لیا جائے۔ کہ اس کو کس طرح محتاط اور مفید استعمال میں لایا جاسکتا ہے پوری معلومات کے بعد ان ایپس (Apps) کو استعمال کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

''میں متعدد بار انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں احتیاط کا کہہ چکا ہوں۔ بعد میں پچھتانے کا

کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ باپوں کی بھی ذمہ داری ہے، یہ ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں بچوں کو ہوشیار کریں۔ خاص طور پر بچیوں کو۔ اللہ تعالیٰ ہماری بچیوں کو محفوظ رکھے۔"

12: سوشل میڈیا پر افواہ سازی عام ہوتی جارہی ہے حضرت مصلح موعود (نوّر اللہ مرقدہ) فرماتے ہیں:

"جھوٹی افواہیں تو ملک کے امن کے لیے اور بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہیں.... ان افواہوں کا جو بد اثر ہے اس کو دبایا نہیں جا سکتا.... لوگوں تک خبریں نہ پہنچنے دینا ناممکن بات ہے...... جب کوئی افواہ پھیلتی ہے تو لوگ فوراً اس کو قبول کر لیتے ہیں اور جھوٹ سچ بن جاتا ہے۔"

اس کی روک تھام اور سوشل میڈیا اور افواہ سازی کے نقصانات کی بابت نظارت اصلاح وارشاد مرکز یہ فولڈر شائع کرے۔ جسے لوگوں تک پہنچایا بھی جائے۔

13: انٹرنیٹ کو شیطان نے اپنا خاص ہتھیار بنایا ہوا ہے۔ اس پر بیشمار ایسی websites جو فحاشی کے لیے استعمال ہوتی ہیں اور وہ اپنے اشتہار دیتے رہتے ہیں۔ لوگوں کو ورغلانے کے لیے وہ اپنے میسج بھیجتے رہتے ہیں۔ ان سے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ مضبوط ایمان اور اعلیٰ تقویٰ کے ساتھ شیطان کے تمام حملوں سے بچنا ہوگا۔ حضور انور اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

"آج کل معاشرے میں عمومی طور پر برائیاں بڑھ رہی ہیں۔ ٹی وی، انٹرنیٹ، فون کے تحریری پیغامات، ٹیکسٹ میسیجز اور face book وغیرہ اور اسی قسم کی دوسری لغویات نے معاشرے کو لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور اس خطرہ کو میں بار بار بیان کر کے ہوشیار کر رہا ہوں۔"

14: جدید موبائلز کے استعمال میں بھی احتیاط کی ضرورت ہے تمام موبائل کمپنیاں انٹرنیٹ کی سہولت بھی مہیا کرتی ہیں۔ اپنے وائی فائی اور راؤٹر کو بھی password لگا کر رکھیں تا کہ کوئی اور اس کا غلط استعمال نہ کر سکے۔ اسی طرح چھوٹے بچوں اور بچیوں کو موبائل لے کر دینا مناسب نہیں بچوں کو ایسے موبائل دینے میں احتیاط کرنی چاہیے اور سوشل میڈیا، انٹرنیٹ کے حوالہ سے والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں پر نظر رکھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"بار بار میں والدین کو توجہ دلاتا ہوں کہ

اپنے بچوں کے باہر کے ماحول پر بھی نظر رکھا کریں اور گھر میں بھی بچوں کے جو پروگرام ہیں، جو ٹی وی پروگرام وہ دیکھتے ہیں یا انٹرنیٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں اُن پر بھی نظر رکھیں۔‘‘

15: سوشل میڈیا کے کسی بھی پلیٹ فارم پر کوئی بھی فرد جماعت کوئی ایسا اکاؤنٹ نہ بنائے جس سے یہ تاثر ملے کہ یہ جماعتی اکاؤنٹ ہے۔ اگر کسی نے ایسا کوئی اکاؤنٹ بنایا ہے تو وہ فوراً بند ہونا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے ایک خط میں فرمایا:

’’جن کے پرسنل اکاؤنٹس ہیں، ان سب کو بتا دیں کہ اپنے اکاؤنٹ پر ہرگز ایسا نام استعمال نہ کریں، جس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہو کہ یہ جماعتی اکاؤنٹ ہے۔

16: لڑکیوں کو سہیلیوں کے ساتھ مل کر بھی تصاویر نہیں بنوانی چاہئیں۔ دوستی کے رنگ میں بنائی گئی تصاویر اور مووی بھی بعض اوقات انتہائی قباحتوں کا باعث بنتی ہیں۔

17: سوشل میڈیا کے منفی استعمال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب پاکستان سے بیرون پاکستان رشتہ کیا جاتا ہے تو ایمبیسیز Embassies کی ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ رشتہ کے روابط کے ثبوت دیئے جائیں۔ اسی پر لڑکے اور لڑکی کے روابط شروع کروائے جاتے ہیں۔ لیکن پھر ان پر نظر نہیں رکھی جاتی اور نہ ہی حدود قائم رکھی جاتی۔ قضاء میں علیحدگی کے جو معاملات سامنے آتے ہیں ان میں سے 70 فیصد میں سوشل میڈیا کا بے محابا استعمال ہے۔ لوگوں کو یہ سمجھانا بھی ضروری ہے کہ جب تک رخصتی نہ ہو جائے رشتہ کے تعلقات میں بھی اعتدال رکھا جائے۔

18: سوشل میڈیا کے بد اثرات اور مفید اثرات کے بارہ میں آگاہی کے لیے نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ فولڈرز شائع کروائے اور ان کو لوگوں تک پہنچایا جائے۔

19: سوشل میڈیا کے بداثرات سے بچنے کے لیے دعاؤں کی توجہ دی جاتی رہے۔ کہ اللہ ہر احمدی کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

20: تمام ذیلی تنظیمیں سوشل میڈیا کے مفید استعمال کے حوالے سے بھرپور کوشش کریں۔

فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ عملدرآمد کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔

وادیٔ نیلم سے وادیٔ کاغان تک

(پتلیاں جھیل تا براوائی۔ایک عمدہ ہائیکنگ ٹریک)

(مکرم واصل محمود صاحب۔ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے سرزمین پاکستان کو بے پناہ قدرتی حسن سے نوازا ہے۔پاکستان کے شمالی علاقہ جات، مری،گلیات، کشمیر، بلتستان،سوات اور چترال وغیرہ کے علاقے خاص طور پر خدا تعالیٰ کی قدرت کے مسحورکن نظارے پیش کرتے ہیں۔انہی حسین نظاروں میں سے ایک ہائیکنگ ٹریک کے سفر کی داستان پیش خدمت ہے۔

وادیٔ نیلم

کشمیر جنت نظیر جسے ایشیاء کا سوئٹزرلینڈ بھی کہا جاتا ہے،کی ایک خوبصورت سرسبز و شاداب وادی ''نیلم'' ہے جوکئی ذیلی وادیوں میں منقسم ہے۔ ان میں بہت سے ہائیکنگ ٹریکس موجود ہیں۔انہی میں سے ایک وادیٔ لوات ہے۔جس کے آخر پر پتلیاں جھیل واقع ہے۔

راولپنڈی سے آٹھ مقام

سفر کا آغاز ہم نے دعا سے کیااورراولپنڈی سے مظفرآباد چار گھنٹے پھر مظفرآباد سے آٹھ مقام مزید چار گھنٹے کا سفر طے کرتے ہوئے ہم بذریعہ ہائی ایس آٹھ مقام پہنچے۔

آٹھ مقام تا نکدرنالہ

آٹھ مقام سے لوات یا نکدرنالہ تک جانے کے لیے جیپ کروانا پڑتی ہے۔اس کے علاوہ مظفرآباد تا کیل مختلف اوقات میں لوکل بسیں بھی جاتی ہیں۔ آٹھ مقام سے لوات یا نکدرنالہ کا راستہ تقریباً ایک گھنٹہ کا ہے۔مظفرآباد سے ہمارے ساتھ ایک اور ہائیکنگ گروپ نے ملکر کوسٹر بک کروائی تھی۔جس کی

وجہ سے ہم اسی کوسٹر پر نکدر نالہ تک اس گروپ کے ہمرقاب ہوئے جس کی منزل آگے شاردہ مقام تھی۔

پتلیاں جھیل ہائیکنگ ٹریک کا آغاز بیلہ پل نامی مقام سے ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم نکدر نالہ سے جیپ کرواکر اس مقام تک پہنچے۔ اس مقام تک پہنچنے کے لیے ایک جیپ ٹریک لوات سے بھی شروع ہوتا ہے۔

ہائیکنگ کا پہلا دن

بیلہ پل ایک گاؤں ہے۔ جہاں فون، بجلی کی سہولتوں کے علاوہ ہوٹل اور ریسٹورنٹ بھی موجود ہیں۔ یہاں کیمپ بھی لگایا جاسکتا ہے اور لوکل ہوٹل میں بھی رہا جاسکتا ہے۔ لمبے سفر کے بعد ہم نے پہلی رات یہاں کیمپس میں بسر کی۔

بیلہ پل سے درندہ، لاڑی اور کلواں گاؤں وغیرہ سے ہوتے ہوئے پتلیاں گاؤں تقریباً 9 گھنٹے کی ہائیکنگ کر کے آسانی سے پہنچا جاسکتا ہے۔ یہ سارا راستہ قدرتی مناظر، بلند و بالا سرسبز پہاڑوں، بل کھاتے ہوئے نالے اور ایک بڑے گلیشئر پر مشتمل ہے۔ یہ کافی آباد گاؤں ہے تاہم یہاں کیمپ لگا کر ہی رہا جاسکتا ہے۔ پہلے دن ہم تقریباً نو گھنٹے کی طویل ہائیکنگ کے بعد پتلیاں گاؤں پہنچے جہاں ہم نے رات گزارنے کے لیے کیمپس لگائے۔

بعض لوگ لوات بالا سے چلنے کے بعد پتلیاں گاؤں کے بجائے کلواں گاؤں میں کیمپ کرتے ہیں۔ لیکن ہم نے چونکہ پتلیاں جھیل دیکھ کر واپس آنے کے بجائے کاغان ویلی کی جانب جانا تھا اس لیے ہمیں پہلے روز زیادہ ہائیکنگ کرنا تھی۔ تا ہمارا آگے کا سفر کم ہوسکے۔

ہائیکنگ کا دوسرا دن

پتلیاں گاؤں سے ہم اگلے روز صبح سویرے اڑھائی گھنٹے کی ہائیکنگ کر کے پتلیاں جھیل بیس کیمپ میں آوارد ہوئے جہاں ہم نے اپنے کیمپس لگا کر ان میں سامان رکھا۔ اور تقریباً دو گھنٹے کی مسلسل چڑھائی کے بعد جھیل تک پہنچے جو ہماری پہلی منزل مقصود تھی۔

عالم تصور بھی بڑا عجیب ہوا کرتا ہے۔ سوچا تھا کیا؟ اور کیا پایا؟ جب ہم جھیل پر خون پسینہ ایک کر کے پہنچے تو ساری جھیل منجمد تھی اور ارد گرد کے سبھی پہاڑ برف کی حسین مخملی چادر میں لپٹے خراٹے بھر رہے تھے۔ یہ بہت خوبصورت اور پرکیف نظارہ تھا۔ ہم نے ہر زاویہ سے خوب تصاویر بنائیں۔ جھیل سے واپس صرف آدھے گھنٹے میں بیس کیمپ پہنچ گئے۔ جہاں ہم نے رات قیام کیا۔

پتلیاں جھیل سے مختلف ٹریکس

جھیل دیکھنے کے بعد اگر رتی گلی جھیل جانے کا ارادہ ہو تو اس کے لیے رات جھیل کے بیس کیمپ سے جتنا آگے آپ جا سکیں گلی کی طرف چلے جائیں۔ وہاں رات قیام کریں اور اگلے روز صبح سویرے گلی کراس کر کے آپ بروقت رتی گلی جھیل تک پہنچ سکتے ہیں۔ جھیل دیکھنے کے بعد آپ بذریعہ جیپ نیلم ویلی میں دواریاں کے مقام پر شام تک پہنچ سکتے ہیں۔ دواریاں سے جھیل تک جیپ ٹریک مکمل ہو چکا ہے۔

اس کے علاوہ آپ رتی گلی جھیل سے رتی گلی کراس کر کے نوری ٹاپ (کاغان ویلی) بھی جاسکتے ہیں اور رتی گلی کراس کر کے میدان اور جوڑیاں سے ہوتے ہوئے آپ بڑاوائی (کاغان ویلی) بھی جاسکتے ہیں۔

ہائیکنگ کا تیسرا دن

اگلے روز صبح سویرے بکروال سے دو آدمی گائیڈ کے ہمراہ روانہ ہوئے اور آخرکار 9:30 بجے تمام گروپ ٹاپ پر پہنچ گیا۔ الحمدللہ۔

پتلیاں ٹاپ تا جوڑیاں

یہاں پہنچنے پر ایک سائیڈ پر پتلیاں جھیل کا خوبصورت منظر دکھائی دیتا تھا تو دوسری طرف ایک اور جھیل دکھائی دے رہی تھی۔ جس کے ساتھ سے ہمیں گزر کر دوسری جانب نیچے اترنا تھا۔ اسی ٹاپ سے دائیں جانب ویلی کا خوبصورت منظر اور بائیں جانب رتی گلی کے بلند پہاڑ نظر آ رہے تھے۔

پتلیاں ٹاپ (یا جوڑ ٹاپ) سے ہم مسلسل اترتے ہوئے برف کے گلیشئرز کو عبور کرتے ہوئے

میدان نامی مقام اور پھر وہاں سے ہم جوڑیاں پہنچے۔

میدان سے جوڑیاں کا راستہ بھی نہایت دشوار ہے۔

جوڑیاں ہم تقریباً شام 5 بجے پہنچے۔میدان گاؤں میں رتی گلی پاس سے آنے والا راستہ اور پتلیاں ٹاپ سے آنے والا راستہ آپس میں مل جاتا ہے۔جوڑیاں سے براوائی جیپ ٹریک موجود ہے۔اس مقام سے بذریعہ جیپ رات کو ہم ناران پہنچے۔

ناران قیام اور واپسی

ناران میں ہم نے دو راتیں قیام کیا، جھیل سیف الملوک دیکھی اور اگلے روز بذریعہ ہائی ایس مانسہرہ، مانسہرہ سے ہزارہ اور ہزارہ سے راولپنڈی آئے۔راولپنڈی سے رات 11:30 بجے براستہ سرگودھا ربوہ ہماری واپسی ہوئی۔

❁❁❁

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ
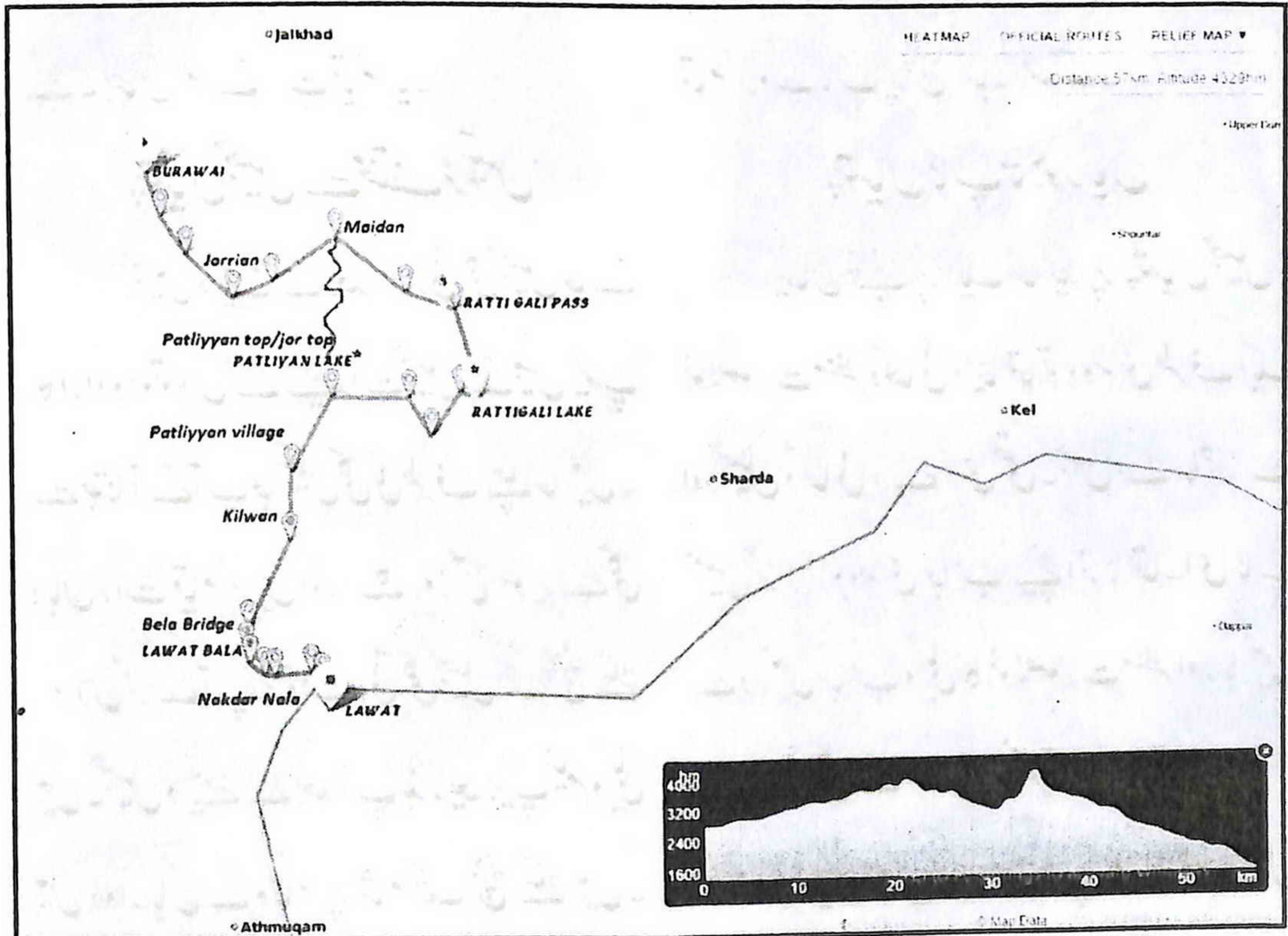
عہد شِکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ
اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہو جاؤ

گرتے پڑتے درِ مولیٰ پہ رَسا ہو جاؤ
اور پروانے کی مانند فِدا ہو جاؤ

جو ہیں خالق سے خفا اُن سے خفا ہو جاؤ
جو ہیں اس دَر سے جُدا اُن سے جُدا ہو جاؤ

حق کے پیاسوں کے لیے آبِ بقا ہو جاؤ
خشک کھیتوں کے لیے کالی گھٹا ہو جاؤ

غنچۂ دیں کے لیے بادِ صبا ہو جاؤ
کفر و بِدعت کے لیے دَستِ قضا ہو جاؤ

بادشاہی کی تمنّا نہ کرو ہرگز تم
کوچۂ یارِ یگانہ کے گدا ہو جاؤ

بحرِ عرفان میں تم غوطے لگاؤ ہر دم
بانئ کعبہ کی تم کاش دعا ہو جاؤ

وصلِ مولیٰ کے جو بھوکے ہیں انہیں سیر کرو
وہ کرو کام کہ تم خوانِ ہُدیٰ☆ ہو جاؤ

قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں
بھولے بھٹکوں کے لیے راہ نما ہو جاؤ

پَنبۂ☆ مَرہمِ کافور ہو تم زخموں پر
دلِ بیمار کے دَرمان☆ و دوا ہو جاؤ

امرِ معروف کو تعویذ بناؤ جاں کا
بے کسوں کے لیے تم عُقدہ کُشا ہو جاؤ

راہِ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ

مَوردِ فضل و کرم وارثِ ایمان و ھُدیٰ
عاشقِ احمدؐ و محبوبِ خدا ہو جاؤ

(کلام حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہ))

الفاظ معانی: خوانِ ہدیٰ۔ یعنی ہدایت کا اعلان کرنے والے۔

پَنبۂ مَرہمِ کافور۔ یعنی کافور میں بھیگی ہوئی روئی کا مرہم۔

درمان۔ یعنی علاج، دوا۔

جمہوریہ لائبیریا (Republic of Liberia)

(مکرم حافظ طاہر اسلام صاحب۔ ربوہ)

محل وقوع

مغربی افریقہ کا ملک جمہوریہ لائبیریا جس کے شمال میں سیرالیون اور گنی، مشرق میں آئیوری کوسٹ اور جنوب و مغرب میں بحر اوقیانوس واقع ہے۔ لائبیریا کا کل رقبہ 111,369 مربع کلومیٹر ہے۔ لائبیریا 1800ء کی دہائی میں قائم ہوا جسے امریکی غلاموں نے آزاد کروایا۔ دارالحکومت اور سب سے بڑے شہر کا نام مونروویا (Monrovia) ہے۔

سیاسی منظر نامہ

لائبیریا نے 26 جولائی 1847ء کو امریکہ سے آزادی حاصل کی۔ 1980ء میں ایک پرتشدد بغاوت کے نتیجے میں حکومت کا تختہ الٹنے کے فوراً بعد 1847ء میں بنایا جانے والا آئین معطل ہوگیا۔ 1983ء میں ایک نیا آئین جاری کیا گیا جسے 1984ء میں ہونے والے ریفرنڈم کے ذریعے منظور اور جنوری 1986ء میں نافذ کیا گیا۔

1989ء اور 1996ء کی خانہ جنگی میں لاکھوں لائبیریائی باشندے ہمسایہ ممالک میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ اس وقت لائبیریا میں صدارتی نظام حکومت رائج ہے۔

مذہب

لائبیریا کے 29 فیصد افراد پروٹسٹنٹ عیسائی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ 43 فیصد لوگ روایتی مذاہب سے وابستہ اور تقریباً 16 فیصد مسلمان ہیں۔ جبکہ اندرونی علاقوں کے دیو مالائی مذاہب کے ماننے والوں میں اسلام فروغ پا رہا ہے۔

لائبیریا کی سرکاری زبان انگریزی ہے مگر صرف دس فیصد لوگ ہی یہ زبان بولتے ہیں۔ باقی لوگ دیگر افریقی زبانیں بولتے ہیں۔

تعلیمی ڈھانچہ

2005ء میں کل آبادی میں سے صرف 60

فیصد لوگ خواندہ تھے۔ 1862ء میں مونروویا میں قائم ہونے والی لائبیریا کی یونیورسٹی کے علاوہ دیگر کئی کالجوں میں اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔

معیشت

خانہ جنگی نے لائبیریا کی معیشت، خصوصاً مونروویا کے اندر اور آس پاس موجود معاشی ڈھانچے کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ جنگ سے پہلے ملک میں موجود قدرتی وسائل مثلاً ربڑ، خام لوہا اور لکڑی کے کاروبار میں ترقی کے لیے بیرونی سرمایہ کار یہاں سے جاچکے ہیں۔ 1996ء کی خانہ جنگی کے خاتمے پر معیشت قدرے بہتر ہوئی مگر ملک میں واپس آنے والے پناہ گزینوں کی بڑی تعداد کی وجہ سے بے روزگاری میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ لائبیریا کی کرنسی لائبیریائی ڈالر ہے۔ پھر 2010ء میں ایبولا وائرس کی وجہ سے لائبیریا کی معیشت کو کافی نقصان ہوا۔ 1974ء میں قائم ہونے والا نیشنل بینک آف لائبیریا ملک کا مرکزی بینک ہے۔ لائبیریا کی اہم برآمدات ربڑ اور لکڑی ہیں۔ درآمدی اشیاء میں خوراک، پٹرولیم اور مشینری شامل ہیں۔ لائبیریا کے اہم برآمدی ملکوں میں جرمنی، بیلجیئم، لکسمبرگ، ناروے، اٹلی اور امریکہ شامل ہیں۔

آبادی

لائبیریا کی آبادی کی اکثریت افریقہ کے کئی دیسی نسلی گروہوں سے تعلق رکھتی ہے۔ 2015ء کے ایک اندازے کے مطابق لائبیریا کی کل آبادی 4,503,000 ہے۔

2003ء میں ایک امریکی اندازے کے مطابق 950,68,2 لائبیریائی باشندے ہمسایہ ممالک میں پناہ گزین تھے۔ لائبیریا کی کل آبادی میں سے 47 فیصد باشندے شہروں یا قصبوں میں آباد ہیں۔ اکثر لوگ زراعت پیشہ ہیں اور روایتی طرز زندگی اپنائے ہوئے ہیں۔

آب و ہوا

لائبیریا کی آب و ہوا خصوصاً جون تا جولائی اور اکتوبر تا نومبر میں برسات کے موسموں کے دوران گرم مرطوب رہتی ہے۔

رمضان المبارک کی اہمیت

(مکرم نوید احمد منگلا صاحب۔سرگودھا)

ہر مومن کی روحانی، اخلاقی اور مادی ترقی کا مقصود ومطلوب تقویٰ ہے جس کا بہترین ذریعہ رمضان المبارک کے ایام ہیں۔جن میں ایک مومن اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق روزے رکھتا ہے اور اسی کی رضا کے تابع اپنی حرکات وسکنات اور اقوال وافعال کو سرانجام دیتا ہے۔

روزہ ڈھال ہے

چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے سب کام اپنے لیے ہیں۔مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا۔یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے۔پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے۔اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشبو دار ہے۔کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔روزہ دار کے لیے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

(بخاری کتاب الصوم ھل یقول انی صائم اذا شتم)

رمضان اور نبی کریم ﷺ کا نمونہ

رمضان المبارک کے مہینہ میں جب ہم نبی کریم ﷺ کا اسوہ دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ اس مہینے میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ

جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپؐ کمر ہمت کس لیتے اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور اپنے اہل وعیال کو خصوصیت سے عبادات کے لیے جگاتے تھے۔

(بخاری کتاب الصوم باب العمل فی العشر الاخر)

سب سے زیادہ سخی

رمضان کا بابرکت مہینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عبادتوں ہی کا نقطہ معراج نہیں تھا بلکہ آپ کی جودوسخا بھی ان دنوں اپنے انتہائی کمال تک پہنچ جاتی تھی۔

چنانچہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نیکی میں سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں بہت ہی سخاوت کیا کرتے تھے۔ جب حضرت جبرائیلؑ آپؐ سے ملتے اور حضرت جبرائیلؑ رمضان کی ہر رات آپؐ سے ملاقات کرتے تھے، یہاں تک کہ (رمضان) گزر جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرآن کا دور کرتے۔ جب حضرت جبرائیلؑ آپؐ سے ملتے تو آپؐ نیکی میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبیؐ یکون فی رمضان)

رمضان المبارک نیکیوں کا مہینہ

اس مبارک مہینہ کی اہمیت سے متعلق حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''تم پر یہ ایک ایسا مہینہ آیا ہے کہ اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں نیکی کرنے سے محروم رہا وہ نیکی سے محروم رہا اور اس ماہ میں نیکی سے وہی محروم رہتا ہے جو بدنصیب ہو۔''

(نسائی۔ کتاب الصوم باب فضل شہر رمضان)

رمضان کی برکات وتاثیرات

پھر آپؐ نے بے شمار احادیث میں رمضان کی تاثیرات اور بے پناہ برکات کا ذکر بھی فرمایا ہے

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

روزہ اور قرآن دونوں بندے کی شفاعت کریں گے۔ چنانچہ روزہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار! میں نے اس کو کھانے پینے اور شہوات سے دن کو روک دیا تھا سو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ قرآن مجید کہے گا میں نے اس کو

رات کی نیند سے روک دیا تھا لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ اس پر ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

(مسند احمد۔ مسند عبداللہ بن عمر حدیث نمبر 6589)

پھر ایک دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''جس نے رمضان کا روزہ رکھا خدا تعالیٰ کے حکم کو مانتے ہوئے اور ارشادِ الٰہی کی تعمیل میں خالصۃً ثواب کے حصول کے لیے، اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب من صام رمضان ایماناً واحتساباً و نیۃً)

روزے سے مطلب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رمضان المبارک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہیے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے۔ تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے۔ دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لیے روزے رکھتے ہیں اور صرف رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے گی۔''

ایک مہینہ کا کیمپ

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''یہ کیمپ جو ایک مہینہ کا قائم ہوا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھالو کہ اس میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لیے کی گئی نیکیاں تمہیں عام دنوں میں کی گئی نیکیوں کی نسبت کئی گنا ثواب کا مستحق بنانے والی ہوں گی۔''

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کے مطابق روزے رکھنے اور اس کے فیوض و برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین

اک شمع سی سینے میں جلا دیتے ہیں روزے

اک شمع سی سینے میں جلا دیتے ہیں روزے
راتوں کو سماں دن کا دکھا دیتے ہیں روزے

سوئی ہوئی تقدیر جگا دیتے ہیں روزے
مولا کی اطاعت کا مزا دیتے ہیں روزے

آنکھوں پہ نہیں رہتا کوئی نفس کا پردہ
انسان کو انسان بنا دیتے ہیں روزے

آلائشیں دُھل جاتی ہیں سب قلب و نظر کی
کچھ رُوح کو اس طرح جلا دیتے ہیں روزے

ڈھل جاتا ہے دل عجز کے سانچوں میں کچھ ایسا
چنگل سے تکبر کے چھڑا دیتے ہیں روزے

ہے جس کے لیے خُلدِ بریں منزل آخر
اُس راہ پہ ہستی کو لگا دیتے ہیں روزے

اک نور سا ہر سمت برستا ہے فضا میں
تطہیر کی خوشبو میں بسا دیتے ہیں روزے

روحوں میں اترتی ہے صدا ''ملہم حق'' کی
اللہ سے بندے کو ملا دیتے ہیں روزے

ہوتا ہے کچھ اس طرح درِ لطف و کرم وا
جو مانگے کوئی اس سے سوا دیتے ہیں روزے

(مکرم ثاقب زیروی صاحب)

مسئلہ بچوں کے ناموں کا

(ابن انشاء کی ایک مزاحیہ تحریر سے)

(مرسلہ: مکرم راشد احمد بلوچ صاحب۔صادق پور)

نومولود بچوں کے ناموں کا مسئلہ خاصا پریشان کن ہے۔ اتنے نئے نام کوئی کہاں سے لائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ریڈیو پاکستان، زاہدان ریڈیو اور ریڈیو سیلون کے فرمائشی پروگراموں سے خاصی مدد ملتی ہے۔ لیکن وہ چند سو ناموں تک محدود ہے۔ پرانے زمانے میں یہ مسئلہ پیش نہ آتا تھا۔ کیونکہ لوگوں کے نام عبدالغنی، عبدالغفور، سراج دین، فاطمہ بیگم، سکینہ خاتون اور رحمت بی بی وغیرہ ہوتے تھے۔ ان کا لامتناہی ذخیرہ اب بھی موجود ہے۔ قلت صرف نئے قسم کے ناموں کی ہے۔ ہر کوئی اپنے بیٹے کا نام ''صریر خامہ'' اور بیٹی کا نام ''نوائے سروش'' رکھنا چاہتا ہے۔ اساتذہ کے دیوان بھی آخر کہاں تک ساتھ دے سکتے ہیں۔ فیملی پلاننگ پر جو ہمارے ملک میں اتنا زور دیا جارہا ہے اس میں صرف یہی ایک حکمت نہیں کہ خوراک کا توڑا نہ ہو جائے۔ ناموں کے تھوڑے ہونے کا مسئلہ بھی ملحوظ ہے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

بہت دن ہوئے ایک صاحب ہمارے پاس بھاگے بھاگے تشریف لائے کہ کوئی نام سبکتگین اور الپتگین کے قافیے کا بتاؤ۔ ہم نے کہا خیریت؟ بولے میں نے اپنے تاریخی ذوق کی بنا پر اپنے دونوں صاحبزادوں کے یہ نام رکھے تھے۔ بس غلطی کر گیا۔ یہ نہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں ہے۔ ورنہ خاندان سبکتگین کی بجائے خاندان مغلیہ کا انتخاب کرتا۔ جس میں بابر اور ہمایوں سے لے کر رفیع الدرجات تک کی گنجائش ہے۔ ہم نے پوچھا رنگ کیسا ہے صاحبزادے کا معلوم ہوا باپ کی طرح کا ہے۔ ہم نے سرگین کا لفظ تجویز کیا۔ وہ انہیں پسند نہ آیا۔ غمگین، اندوہگین پر ان کو یہ اعتراض تھا کہ فال بد ہے۔ حالانکہ انہی میں سے کوئی بڑا ہو کر نالائق نکل

جائے یعنی شاعر بن جائے اور اپنے لیے رنجور الم، افسوس، حسرت وغیرہ تخلص اختیار کرے تو کوئی نہیں روکتا۔ رنگین، تماشبین، خوردبین وغیرہ بھی ہمارے ذہن میں آئے۔ لیکن ہمارے دوست کا اطمینان نہ ہوا۔ اگلے روز ان کے دفتر جانے کا اتفاق ہوا۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک طرف میز پر عربی، فارسی اور ترکی لغت رکھے ہیں۔ دوسری طرف فیملی پلاننگ کے لٹریچر کا ڈھیر ہے کبھی اسے دیکھتے ہیں کبھی اس پر نظر کرتے ہیں۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ (یعنی۔ عقل مند ایسا کام کیوں کرتا ہے جس کے بعد شرمندگی ہو۔ ناقل)

ہمارے ہاں ناموں کا ایک انداز یہ ہے کہ انگریزی کا قاعدہ سامنے رکھا اور اس کے حروف تہجی میں سے ایک دو کو چمٹی سے اٹھا کر اس کے خان، احمد یا دین وغیرہ لگا لیا۔ اے احمد، بی احمد، ڈبلیو دین، زیڈ خان وغیرہ حتیٰ کہ شہروں اور عہدوں کے ناموں کا مسئلہ بھی اسی طرح حل کیا گیا ہے۔ ابھی کل ہم نے پڑھا کہ ڈی آئی خان میں مسٹر این ایم احمد نے پی ڈبلیو ڈی کے ایس ڈی او کا عہدہ سنبھالا۔ جن بچوں کے نام والدین نے پرانی وضع کے رکھے تھے وہ بھی احتجاجاً گاتے پھرتے ہیں کہ نام ہمارا ہوتا ڈبلیو ڈبلیو خان اور کھانے کو ملتے لڈو۔ ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔ ہمارے ادب میں ل احمد اور ن م راشد پہلے ادیب تھے جنہوں نے اردو کے قاعدے کی سرپرستی کی۔ ہمارے بزرگ اور مہربان اے ڈی اظہر صاحب اب اس عمر میں آ کر مسلمان ہوئے یعنی خود کو الف دال اظہر لکھنے لگے ہیں۔ بہرصورت یہ بھی ان کی اردو دوستی پر دال ہے۔ اردو حرفِ تہجی میں ایک قباحت البتہ ہے۔ آپ احمد دین کو الف دین تو لکھ سکتے ہیں۔ بدر دین کو ب دین نہیں لکھ سکتے پڑھنے میں ازالہ حیثیت عرفی (یعنی۔ اس کی بے عزتی کے سبب مقدمہ) کا اندیشہ ہے۔

(ماخوذ از کتاب ''مزاحیات کا انسائیکلو پیڈیا مرتبہ نذیر انبالوی مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور)

❁❁❁

براہ کرم اپنے رسالہ ماہنامہ ''خالد'' کے چندہ کی ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء)

جمعہ کی فرضیت، اہمیت اور برکات

(مکرم عمر اعجاز صاحب۔ سیالکوٹ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ترجمہ: ”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

(سورۃ الجمعۃ آیت 10-11)

جمعہ پڑھنا فرض ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے۔ سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے۔

جس شخص نے لہو ولعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد والا ہے۔

(سنن دار قطنی کتاب الجمعة باب من تجب علیه الجمعة)

جمعہ کا دن اور قبولیت کی گھڑی

پھر جمعہ کی اہمیت کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جمعے کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں مسلمان اللہ تعالیٰ سے نماز پڑھتے ہوئے جو بھی بھلائی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اس کو عطا کر دیتا ہے۔

(بخاری کتاب الجمعة باب الساعة التی فی یوم الجمعة)

جمعہ ضائع کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی

اسی طرح جمعہ ضائع کرنے والوں کے بارے میں ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے تساہل کرتے ہوئے لگاتار تین جمعے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشدید فی ترک الجمعة)

جمعہ میں سب سے پہلے آنے والوں کی مثال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور پہلے آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے۔ پھر بعد میں آنے والا اس کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرے، پھر مینڈھا یعنی بھیڑ، بکرا، پھر مرغی اور پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح، پھر جب امام منبر پر آ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر کو سننا شروع کر دیتے ہیں۔

(بخاری کتاب الجمعة باب الاستماع الی الخطبة)

ہر احمدی کو ہمیشہ جمعہ کی اہمیت کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پس اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو یاد رکھیں کہ جمعہ کی نماز پر جلدی آؤ اور اپنی تجارت، اپنے کاروبار اور اپنے کام چھوڑ دیا کرو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ رزق دینے والی ذات خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر اس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، بظاہر نقصان اٹھاتے ہوئے بھی جمعہ کے لئے آؤ گے تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرما دے گا کہ جس نقصان سے تم ڈر رہے ہو وہ نہیں ہوگا اور اگر بالفرض کہیں کوئی تھوڑی بہت کمی رہ بھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے تمہیں اور ذریعوں سے برکتوں سے بھر دے گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔

جمعہ پر تم جو سستی دکھاتے ہو اور بے احتیاطی کرتے ہو یہ اپنی بے علمی کی وجہ سے کرتے ہو۔ اگر تمہیں علم ہو کہ اس کے کتنے فوائد ہیں اور اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے فضلوں سے نوازے گا تو اتنی سستیاں اور بے احتیاطیاں کبھی نہ ہوں اور سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کبھی یہ بے احتیاطی ہو بلکہ ہمیشہ اس کوشش میں رہو گے کہ اونٹ یا گائے کی قربانی کا

ثواب حاصل کرو۔ پس ہر احمدی کو ہمیشہ جمعہ کی اہمیت کو اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہیے اور چھوٹے چھوٹے بہانے تراش کر یا تلاش کر کے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حکم عدولی نہیں کرنی چاہیے۔ جمعہ کا خطبہ اور نماز آنے جانے سمیت زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو گھنٹے کا معاملہ ہے اور بعض لوگ جو دوسرے کام ہیں ان میں بغیر کام کے ہی بے تحاشا وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ مکرم حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ایک بات مجھے یاد آئی، یہیں کہیں، کسی مغربی ملک میں ان کا غیروں میں لیکچر تھا، جگہ کونسی تھی یہ تو مجھے پوری طرح مستحضر نہیں لیکن بہرحال وہاں انہوں نے (....) عبادات کا ذکر فرمایا اور جمعہ کی مثال بھی دی کہ ہفتے بعد جمعہ ایک لازمی عبادت ہے، اس کے متعلق حکم ہے کہ ضرور پڑھو۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ بہت بڑا بوجھ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کتنا وقت لگ جاتا ہے؟ پھر انہوں نے وقت کی مثال اس طرح دی کہ جتنا وقت دو برِج (Bridge) کھیلنے والے اپنی اس برِج کی کھیل کو ختم کرنے میں لگاتے ہیں اس سے کم وقت اس میں لگتا ہے۔ یہ برِج جو ہے یہ بھی تاش کھیلنے کی ایک قسم ہے۔ تو لہو و لعب کی طرف تو توجہ ہو جاتی ہے، جمعہ کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ پس دنیا داروں کو سمجھانے کے لئے انہوں نے اس کی مثال دی تھی۔ اسی طرح دوسری بے فائدہ کھیلیں ہیں، بعض گپیں ہانکنے میں وقت لگا دیتے ہیں، بیٹھے رہتے ہیں لیکن جمعہ پر آنے کے لئے سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ اتنا وقت ہو گا، جائیں گے، بیٹھنا پڑے گا، خطبہ لمبا ہو گیا تو کیا کریں گے۔ جماعت پر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میاں بیوی میں سے کوئی نہ کوئی ضرور نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ بعض عورتیں اور لڑکیاں بڑی فکر سے اپنے خاوندوں کے بارے میں دعا کے لئے لکھتی ہیں کہ ہمارے میاں کو جمعہ پر جانے کی عادت نہیں اور اکثر بہانے بنا کر جمعہ ضائع کر رہے ہوتے ہیں، کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ دعا کریں کہ جمعہ پر جانے کی عادت پڑ جائے۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی عابد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

سست کبھی گام نہ ہو

ایوان قدوس کی رینوویشن

اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ماہ اکتوبر و نومبر 2015ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو اپنے دفتر ایوان قدوس کی رینوویشن کی توفیق ملی۔اس کام کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور بعد منظوری صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کام کا آغاز کیا گیا۔اس کام کے دو بنیادی حصے مقرر کیے گئے۔

الف: بالائی منزل کے ہال کو لکڑی کی پارٹیشن کر کے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔پہلا 13 شعبہ جات کے ناظمین کے دفاتر اور دوسرا حصہ کانفرنس ہال کے لیے مختص کیا گیا۔جس میں اس وقت تقریباً 160 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔

ب: گراؤنڈ فلور جس میں نظامت اعتماد، عمومی، خدمت خلق اور امور طلبہ کے دفاتر کو ترتیب دے کر رینوویشن کا کام کروایا گیا۔

ایوان قدوس کے اس رینوویشن کے کام کا معائنہ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے 30 نومبر 2015ء کو کیا۔

مجلس مقامی ربوہ: کے زیر اہتمام ماہ جنوری 2016ء میں سیدنا مسرور کرکٹ لیگ منعقد کروائی گئی۔اس میں شامل 12 ٹیموں کو دو گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ہر ٹیم 16 کھلاڑیوں پر مشتمل تھی۔کل 192 خدام اس میں شامل ہوئے۔مجلس مقامی کے تحت ماہ جنوری میں مختلف حلقہ جات کے کل 239 وقار عمل ہوئے جن میں مجموعی طور پر 8609 خدام شامل ہوئے۔330 گھنٹے وقار عمل کیا گیا اور 438 پودے بھی لگائے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور: ماہ فروری 2016ء میں ضلع لاہور نے ضلع کی سطح پر 62 وقار عمل کروائے جن میں 225 خدام نے 94 گھنٹے کام کیا۔اسی طرح مجالس کی سطح پر 180 وقار عمل کروائے گئے جن میں 152 گھنٹے کام کیا اور حاضری 1284 رہی۔اسی طرح شجر کاری کے تحت اس ماہ 250 پودے بھی لگائے گئے۔

صدیق بلاک فیصل آباد: ماہ فروری 2016ء

میں صدیق بلاک فیصل آباد کو اپنے سالانہ علمی مقابلہ جات منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ مجموعی طور پر 7 مقابلے کروائے گئے جن میں تلاوت، نظم، تقریر اردو، تقریر اردو فی البدیہہ، مضمون نویسی، دعوت الی الصلوٰۃ اور پیغام رسانی شامل تھے۔ ان مقابلہ جات میں صدیق بلاک کی 6 مجالس کے 45 خدام شامل ہوئے۔ مقابلہ جات کے اختتام پر اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کیے گئے۔

مجلس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور: ماہ فروری 2016ء میں مجلس کو مختلف شعبہ جات میں نمایاں کام کی توفیق ملی جس میں شعبہ صحتِ جسمانی کے تحت فضل عمر فٹ بال ٹورنامنٹ کروایا گیا جس میں 24 خدام شامل ہوئے۔ خدمت خلق کے تحت گلاب دیوی ہسپتال کا دورہ کیا اور 94 مریضوں کی عیادت کر کے پھل اور جوس مہیا کیے گئے۔ دو میڈیکل کیمپ کا بھی انعقاد کیا گیا۔ وقارعمل کے تحت اجتماعی وقارعمل کروایا گیا جس میں 20 خدام شامل ہوئے۔ ماہ جنوری میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جس میں 22 خدام شامل ہوئے۔

مجلس گلشن عمیر کراچی: ماہ جنوری 2016ء میں مجلس کو 6 اجتماعی وقارعمل کروانے کی توفیق ملی جن میں کل 65 خدام نے 8 گھنٹے کام کیا۔ ایک مثالی وقارعمل بھی کروایا گیا جس میں 39 خدام شامل ہوئے۔ وقارعمل کا دورانیہ 4 گھنٹے رہا۔ اسی طرح شجرکاری کے تحت 15 خدام نے 15 پودے لگائے۔ اسی طرح جنوری میں ایک سیمینار وقارعمل کی اہمیت کے حوالے سے منعقد کیا گیا جس میں 23 خدام نے شرکت کی۔

مجلس دستگیر سوسائٹی: ماہ فروری 2016ء میں شجرکاری کے تحت 33 پودے لگائے گئے جس کے بعد وقارعمل ہوا جس میں 24 خدام نے 3 گھنٹے کام کیا۔

مجلس گلشن پارک لاہور: ماہ فروری 2016ء میں مجلس کی سطح 4 وقارعمل ہوئے جن میں 32 خدام نے 2 گھنٹے 40 منٹ کام کیا۔

مجلس گل روڈ گوجرانوالہ: مجلس کو ماہ فروری 2016ء میں کل 32 وقارعمل کروانے کی توفیق ملی۔ ان وقارعمل میں 291 خدام شامل ہوئے اور تمام وقارعمل کا مجموعی دورانیہ 68 گھنٹے رہا۔ انفرادی طور پر بھی 29 وقارعمل ہوئے جبکہ 8 مثالی وقارعمل کروائے گئے۔

''یہ تو ایسا عظیم نبیؐ ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔

مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبیؐ پر درود سے تر رکھیں۔''

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

''درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی

فضاؤں کو بھر دیں۔''

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

ہم پیارے آقا کی دونوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

شیخ سلطان احمد، ہرتاض احمد، فیضان احمد
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد

''اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو''

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

خواجہ ذیشان مسعود

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ فیصل آباد

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

بدرسومات سے اجتناب میں ہی ہماری خوشیاں مضمر ہیں۔

منجانب

قائدواراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ بہاولپور

اعلان داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن	ایوننگ سیشن
1۔آٹو مکینک	1۔آٹو الیکٹریشن
2۔ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ	2۔ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن
3۔جنرل الیکٹریشن	3۔کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ
4۔وُڈ وَرک	4۔ پلمبنگ

☆داخلہ فارم کے حصول ودیگر معلومات کے لئے دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون نمبر 047-6211065/0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆تمام ٹریڈز کی کلاسز کا آغاز 9 جولائی 2016ء سے ہوگا۔داخلہ کے خواہش مند جلد رابطہ کریں۔

☆بیرونِ ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔

☆والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو باہنر بنانے اور بہتر مستقبل کے لئے ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆بیرون ملک جانے والے افراد ہنرمند بن کر جائیں تاکہ بہتر روزگار حاصل کرسکیں۔

☆بیرونِ ربوہ طلباء کی سہولت کے لئے داخلہ فارم قائدین اضلاع کو بھجوادئے گئے ہیں۔

چالیس نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7 اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

”چند سال ہوئے میں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو قائم ہیں اور رکھتے ہیں۔ کم از کم چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک روزے رکھیں۔ اور خاص طور پر دعائیں کریں اور نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔ کیونکہ جو جماعت کے حالات ہیں۔ بعض جگہ بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جارہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ آسمان سے ہمارے رب کی نصرت نازل ہوگی۔“

Monthly
KHALID
www.monthlykhalid.org

Love For All Hatred For None

For Ahmadi Youth

June 2016
C. Nagar

Regd. CPL# FD7/FR

اوّل ضلع لاہور

اوّل علاقہ لاہور